اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان......تاریخ کے آئینے میں

(......۵......)

محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

سوسائٹیز ایکٹ 1860ء میں دفعہ 21 کے اضافہ پر اتفاق (معاہدہ رجسٹریشن دینی مدارس 2005ء):

''اتحاد تنظیمات مدارس'' کے اجلاس منعقدہ 10 اگست 2005ء میں مدارس کی رجسٹریشن سے متعلق بھی غور وخوض کیا گیا طے ہوا کہ مدارس کی رجسٹریشن حسب سابق ایکٹ 1860 کے تحت ہی ہوگی، مدارس نے نہ اس سے قبل رجسٹریشن سے انکار کیا ہے نہ اب ہے، گورنمنٹ نے مدارس کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کردی تھی، اب انہوں نے پابندی اٹھالی ہے۔ تاہم اس میں حکومت کی جانب سے بعض اضافے تجویز کئے گئے تھے، جن پر تحفظات کا اظہار کیا گیا۔

اس مجوزہ اضافے سے متعلق اتحاد تنظیمات مدارس کے اجلاس منعقدہ 12 ستمبر 2005ء میں غور وخوض کے بعد یہ اعلامیہ جاری کیا گیا کہ سوسائٹیز ایکٹ 1860 اور ٹرسٹ ایکٹ 1882 کے تحت ہمیں رجسٹریشن غیر مشروط طور پر منظور ہے، بلکہ یہ ہمارا مطالبہ رہا ہے۔ البتہ جو نیا ترمیمی رجسٹریشن آرڈیننس جاری کیا گیا ہے، یہ امتیازی ہے اوراس کے بارے میں ہمارے تحفظات ہیں۔ تحفظات کا قانونی طور پر ازالہ کردیا جائے تو ہم ازسرنو اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاہم موجودہ شکل میں یہ قابل قبول نہیں ہے۔ نیز ہم صدر مملکت اور وزیر اعظم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے تمام درجات کی اسناد کی منظوری اور غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ ترجیحی طور پر حل کریں تاکہ اہل مدارس کا اعتماد بحال ہو۔

طویل جدوجہد کے بعد اتحاد تنظیمات مدارس کی مشترکہ کوششیں بارآور ہوئیں اور بالآخر 22 ستمبر 2005ء کو کمیٹی روم وزارت مذہبی امور میں وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں ایک جامع اور متفقہ معاہدہ طے پا گیا، اجلاس میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے درج ذیل

قائدین نے شرکت فرمائی۔حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ،حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ورابطہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات مدارس ،حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب زیدمجدہم صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان ،حضرت مولانا عبدالمالک صاحب زیدمجدہم صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان ،حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان ،حضرت مولانا میاں نعیم الرحمٰن صاحب زیدمجدہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان ،مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب زیدمجدہم ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان ،مولانا نیاز حسین نجفی صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان ، علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی صاحب زیدمجدہم۔

وفاقی وزارت مذہبی اموراوراتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مابین طے پانے والا معاہدہ ،اجلاس کی کارروائی میں حسب ذیل مذکور ہے:

اجلاس میں سوسائٹیز ایکٹ 1860 میں دفعہ نمبر 21 کے اضافی آرڈی ننس بابت رجسٹریشن مدارس کے مسودے پر تفصیلی غور ہوا۔آرڈی ننس میں بعض تشریحات واضافات پر اتفاق ہوا، جو مذکورہ آرڈی ننس کو ایکٹ کی صورت میں اسمبلیوں سے منظور کراتے وقت ، اس میں شامل کیے جائیں گے۔اس لئے مجوزہ مدارس رجسٹریشن ایکٹ کی قانونی تشکیل کے بعد اس پر عملدرآمد میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور سردست پالیسی کی حد تک اختلاف رائے کا باب بند ہوگیا ہے۔اجلاس میں طے پایا کہ ایکٹ کی قانونی تشکیل کے بعد 31 دسمبر 2005ء تک غیر رجسٹرڈ مدارس کی رجسٹریشن کے عمل کو مکمل کرلیا جائے گا۔ طے شدہ امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو دینی مدارس سوسائٹیز ایکٹ 1860 یا ٹرسٹ ایکٹ 1882 کے تحت رجسٹرڈ ہیں، انہیں قانونی طور پر رجسٹرڈ سمجھا جائے گا اور انہیں دوبارہ رجسٹریشن کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ البتہ وہ آئندہ مالی و تعلیمی سال کے اختتام پر اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی کی رپورٹ کی کاپی اور سالانہ حسابات کی آڈٹ رپورٹ کی کاپی رجسٹرار کو پیش کریں گے۔ چنانچہ اس متفقہ کارروائی کے بعد درج ذیل امور پر معاہدہ طے پایا:

(1) تمام دینی مدارس خواہ کسی نام سے پکارے جائیں، ان کے قیام کے بعد ایک سال کے اندر انہیں سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کرانا ہوگا۔

(2) ہر ایک دینی مدرسہ رجسٹرار کو اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی رپورٹ کی کاپی پیش کرے گا۔

(3) ہر رجسٹرڈ مدرسہ اپنے سالانہ حسابات کی آڈٹ کاپی رجسٹرار کے پاس جمع کرائے گا۔

(4) دفعہ نمبر 21 کے شق نمبر 4 سے اس بات کی ممانعت نہیں ہوتی کہ مدرسے کے نصاب میں تقابل ادیان، مختلف مکاتب فکر کے نقطہ ہائے نظر کا علمی جائزہ یا کسی بھی ایسے موضوع کی تحقیق پڑھائی جائے، جو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی میں مذکور ہے۔

(5) ایک ادارے کی متعدد کیمپس (شاخوں) کے لئے ایک ہی رجسٹریشن کافی ہوگی۔

اسی طرح 7 اکتوبر 2010ء کو حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مابین ایک اور معاہدہ طے پایا۔ جس میں مدارس کے نصاب میں عصری مضامین کی شمولیت، پانچوں وفاقوں کو تعلیمی بورڈ کی مستقل حیثیت دینے، مدارس کی رجسٹریشن اور معلومات کی فراہمی سے متعلق درج ذیل جامع نکات پر اتفاق کیا گیا:

(1) اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ میٹرک (مساوی ثانویہ عامہ) اور انٹر میڈیٹ (مساوی ثانویہ خاصہ) کے نصاب میں لازمی عصری مضامین کو شامل کریں گے۔

(2) اتحاد تنظیمات مدارس کے پانچوں رکن بورڈ اپنا دینی نصاب طے کرنے میں آزاد اور خودمختار ہوں گے اور لازمی عصری مضامین حکومت پاکستان کے مجوزہ نصاب کے مطابق ہوں گے۔

(3) اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے پانچوں رکن بورڈز کو پاکستان میں قائم دیگر تعلیمی بورڈز کی طرح ایکٹ آف پارلیمنٹ/ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے باضابطہ قانونی حیثیت دی جائے گی۔

(4) پانچوں بورڈز کو حکومت کی جانب سے قانونی حیثیت ملنے کے بعد ان کا رابطہ وزارت تعلیم سے ہوگا۔

(5) عصری مضامین کی تعلیم اور امتحانات کے معیار میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ہر بورڈ کی مجلس نصاب میں حکومت اپنے دو نمائندے نامزد کرے گی۔

(6) حکومت مدارس کے بارے میں کوئی بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پانچوں بورڈز سے رابطہ کرے گی۔ اگر حکومت کو کسی مدرسے کے خلاف شکایت ہو تو کسی بھی کارروائی سے پہلے متعلقہ بورڈ کی قیادت کو اعتماد میں لے گی۔

(7) کوئی مدرسہ ایسی تعلیم نہیں دے گا اور نہ ہی ایسا مواد شائع کرے گا جس سے عسکریت اور فرقہ واریت کو فروغ ملے۔ ہر مدرسہ XIX آرڈی نینس مجریہ 2005ء ترمیم شدہ سوسائٹیز ایکٹ 1860 کی پابندی کرے گا لیکن اس ایکٹ کے تحت مختلف ادیان یا مسالک و مذاہب کی تقابلی تعلیم یا قرآن وسنت اور فقہ واصول فقہ کے مضامین کی تدریس پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوگی۔

(8) معیار تعلیم، نصاب تعلیم اور معیار امتحان میں یکسانیت کو یقینی بنانے کے لئے حکومت پاکستان اور اتحاد

تنظیمات مدارس کے مابین مشاورت اور اتفاق رائے سے ''ادارہ'' کا قیام عمل میں آئے گا جس کی ہئیت، دائرہ کار اور نام طے کرنے کا عمل آج سے تیس دن کے اندر مکمل کیا جائے گا (ان شاء اللہ)۔

(9) پارلیمنٹ کے ایکٹ کا مسودہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی مشاورت اور اتفاق رائے سے طے پائے گا اور اس میں کوئی بھی تبدیلی باہمی اتفاق رائے سے ہی کی جائے گی۔

(10) غیر ملکی طلبہ کی رجسٹریشن وزارت داخلہ کے ذریعے کی جائے گی۔

نائن الیون اور پھر سانحہ پشاور کے بعد دیندار طبقہ بالخصوص مدارس دینیہ عالمی ایجنڈے پر آ گئے۔ بین الاقوامی وملکی میڈیا نے جس شدت کے ساتھ مدارس دینیہ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے کردار کشی کی اور حکومتی سطح پر بیانات واقدامات کے ذریعے جس طرح دیندار طبقہ کو امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا گیا، الامان والحفیظ۔ نیشنل ایکشن پلان کے نام پر مدارس کو بری طرح ہراساں کیا گیا۔ لیکن الحمدللہ! اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان اور بالخصوص وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت نے پورے عزم واستقامت کے ساتھ مدارس دینیہ کے تحفظ وبقاء کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ اس اتحاد واتفاق کی برکت سے مدارس دینیہ نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ثابت قدمی سے حالات کا مقابلہ کیا اور بالآخر سرخرو ہوئے۔

2015ء میں مدارس کی اصلاح وضابطہ بندی کے نام سے مدارس کی آزادی کو سلب کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس موقع پر بھی اتحاد تنظیمات مدارس نے مملکت پاکستان میں مدارس دینیہ کی قیادت کا بجا طور پر حق ادا کیا اور حکومت پر زور دیا کہ نت نئے تجربات کرنے کی بجائے حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مابین طے شدہ معاہدوں پر سنجیدگی سے عملدرآمد کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اس جدوجہد میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے وفاق المدارس اور اتحاد تنظمات مدارس پاکستان کے فورم پر ولولہ انگیز کردار ادا کیا اور تحفظ مدارس دینیہ کے لئے بھرپور خدمات انجام دیں۔

<u>سندھ حکومت کی جانب سے مدارس کی رجسٹریشن کے بارے میں حالیہ قانون سازی پر ''اتحاد تنظیمات'' کا موقف:</u>

2016ء میں سندھ حکومت کی جانب سے مدارس کی رجسٹریشن کے لے ایک نئی قانون سازی سامنے آئی جس میں رجسٹرڈ مدارس کو اس بات کا پابند بنانے کا ذکر ہے کہ وہ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے این او سی لیں، اسی طرح مجوزہ قانون کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کے بارے میں کہا گیا کہ وہ متعدد محکموں یعنی سیکرٹری داخلہ، متعلقہ ایس ایس پی اور وزارت مذہبی امور سے این او سی لیں۔ چنانچہ اتحاد تنظیمات مدارس

پاکستان کی طرف سے یہ موقف پیش کیا گیا کہ اس طرح کی امتیازی پابندیاں لگانا دینی تعلیم کو کچلنے کے مترادف ہے۔ جب کہ دستور پاکستان کا آرٹیکل 31 سیکشن 1 حکومت کو اس بات کا پابند کرتا ہے:

''پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور ساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدامات کیے جائیں گے، جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں''۔

مدارس کو سندھ بلڈنگ اتھارٹی سے این او سی لینے کا پابند بنانا مضحکہ خیز ہے۔کیا حکومت مدارس کو تعلیمی ادارے نہیں سمجھتی؟ کیا صوبہ سندھ میں اور ملک بھر میں نرسری سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک ہزاروں کی تعداد میں پرائیویٹ سیکٹر میں جو تعلیمی ادارے جا بہ جا قائم ہیں کیا ان سب سے بھی سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے این او سی لینے کا قانون بنایا گیا ہے؟ کیا دینی مدارس میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات اس ملک کے شہری نہیں ہے؟ مذکورہ شرط کے تحت تو اسی فیصد تعلیمی اداروں کو تالے لگ جائیں گے اور حکومت کے لئے ایک ناقابل حل بحران پیدا ہو جائے گا۔ نیز ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے قبل گورنر ہاؤس میں گورنر سندھ جناب ڈاکٹر عشرت العباد خان صاحب کی صدارت میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی قیادت کا اسی مجوزہ قانون کے حوالے سے اجلاس ہوا اور اس اجلاس میں اس وقت کے مشیر مذہبی امور ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو صاحب نے یقین دلایا کہ مدارس کو اعتماد لیے بغیر ان کے بارے میں کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔ نیز اس حوالے سے اتحاد تنظیمات کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب زید مجدہم نے 21 اگست 2016ء کو وزیر اعلیٰ سندھ جناب سید مراد علی شاہ صاحب کو خط بھیجا کہ اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت کو ملاقات کا موقع عنایت فرمائیں مگر پورا ایک مہینہ گزرنے کے باوجود کوئی جواب نہ آیا۔

لہٰذا ہم برملا یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کو اعتماد میں لیے بغیر دینی مدارس کے بارے میں جو بھی قانون سازی کی جائے گی، وہ ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہوگی۔ دنیا بھر میں قانون سازی چوری چھپے نہیں ہوتی، بلکہ اس قانون سے متاثر ہونے والے طبقات اور اداروں کو اعتماد میں لیا جاتا ہے۔ اسمبلیوں میں قانون سازی کے لئے مجالس قائمہ کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے؟

ہم نہایت ذمہ داری کے ساتھ سندھ حکومت کو کہنا چاہتے ہیں کہ دینی مدارس کے بارے میں کسی بھی قانون سازی سے پہلے ہمیں اعتماد میں لیا جائے، یہ ہمارا جائز آئینی، قانونی، دینی اور بنیادی حق ہے۔ ہم ہر مثبت، تعمیری اور غیر جانبدارانہ اقدام میں تعاون کریں گے اور جو بات قابل قبول ہے، اس کی اصلاح کے لئے مثبت تجاویز دیں گے۔